خلیفۂ امین ملت، صدر العلماء، حضرت علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ النورانی
ناظم تعلیمات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

ساجد علی مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

نام ونسب:

صدر العلماء حضرت علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ النورانی کا اسم گرامی: محمد احمد ،والد ماجد کا نام: محمد صابر اشرفی اور دادا کا نام: عبد الکریم ہے۔ جب آپ دار العلوم اہل سنت اشرفیہ مصباح العلوم، مبارک پور کے مقررہ نصاب کی تکمیل کے بعد ادارہ کی جانب سے سند ودستارِ فضیلت سے سرفراز ہوئے تو آپ کے نام کے ساتھ ''مصباحی'' کی نسبت کا اضافہ ہو گیا اور یہ نسبت علَم سے بھی زیادہ مشہور ہو گئی اور اس طرح سے علمی دنیا میں آپ کا پورا نام ''محمد احمد مصباحی'' متعارف ہو گیا۔

صدر العلماء، عمدۃ المحققین اور خیر الاذکیاء آپ کے معروف القاب ہیں۔ آپ کا سلسلۂ نسب کچھ اس طرح ہے: محمد احمد مصباحی بن محمد صابر اشرفی بن عبد الکریم بن محمد اسحٰق۔

والد ماجد:

آپ کے والد ماجد محمد صابر اشرفی کی ولادت ایک اندازہ کے مطابق ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء میں ہوئی۔ خدا ترس اور دین دار والدین کی آغوش تربیت میں نشو ونما پائی۔ اسی کا یہ اثر تھا کہ ابتدا ہی سے اسلام وسنیت کے معاملہ میں بہت پختہ، نماز وروزہ کے انتہائی پابند اور مسلک اہل سنت وجماعت کی اشاعت میں کافی سرگرم تھے۔ ۵/ جمادی الآخرہ ۱۳۴۵ھ، بروز پنج شنبہ حضرت سید شاہ اشرف حسین اشرفی علیہ الرحمہ سے بیعت ہوئے اور اسی نسبت سے ان کے نام سے ساتھ ''اشرفی''

لکھا جاتا ہے۔

یہ نہایت سادہ طبیعت، مثبت ذہن وفکر کے حامل اور تعمیری مزاج کے مالک تھے، بزرگوں سے بے پناہ عقیدت ومحبت رکھتے اوران کی تعظیم وتوقیر کرتے تھے، رفاہی کاموں سے کافی دل چسپی تھی۔ اسی جذبۂ خیر کے تحت انھوں نے اپنے احباب اہل سنت کو جمع کیا اور ۱۸؍ جمادیٰ الاولیٰ ۱۳۸۱ھ/ ۲۸؍ اکتوبر ۱۹۶۱ء، بروز جمعہ مبارکہ حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ (متوفی: یکم جمادیٰ الآخرہ ۱۳۹۶ھ/ ۳۱؍ مئی ۱۹۷۶ء) بانی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور کی سرپرستی اور ان کی موجودگی میں انجمن اہل سنت قائم کی جو بعد میں ''انجمن امجدیہ اہل سنت'' کے نام سے موسوم ہوئی۔

آج اسی انجمن کے زیر اہتمام مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم، مدرسۃ البنات العزیزیہ، دارالحفظ والقراءت، رضا مسجد، جامع مسجد قدم رسول، نوری مسجد، قادری مسجد وغیرہ مساجد ومدارس قائم ہیں۔

۵؍ جمادیٰ الآخرہ ۱۴۱۱ھ/ ۲۳؍ دسمبر ۱۹۹۰ء، دوشنبہ کی رات میں دس بجے وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور کے صدر شعبۂ افتا، شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

والدہ ماجدہ:

آپ کی والدہ ماجدہ محترمہ تسلیمہ بنت عبدالرشید بن عبدالصمد، محلہ پورہ دیوان، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ تقریباً ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئیں اور ۱۵؍ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ/ ۱۳؍ نومبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ مبارکہ دس بج کر پینتیس منٹ پر موضع بھیرہ میں داعی اجل کو لبیک کہا اور اسی دن بعد نماز عصر تدفین عمل میں آئی، آپ کے چھوٹے بھائی حضرت مولانا حافظ احمد القادری مصباحی (مقیم حال امریکہ) نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت علامہ مصباحی صاحب اس حادثۂ جاں کاہ (والدہ ماجدہ کے انتقال) سے ایک روز قبل اپنے پیرو مرشد حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی نماز جنازہ میں شرکت کے لیے بریلی شریف جا چکے تھے؛ اس لیے والدہ ماجدہ کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہوسکے، بریلی سے واپسی کے بعد والدہ ماجدہ کی قبر پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی وایصال ثواب کیا۔

مولدو مسکن:

۱۸/ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ/۹/ستمبر ۱۹۵۲ء ، بروز سہ شنبہ موضع: بھیرہ [BHEERA]، پوسٹ: ولید پور، ضلع: اعظم گڑھ، صوبہ: اتر پردیش کے ایک دین دار گھرانے میں آپ کی ولادت ہوئی ۔(اب یہ مردم خیز موضع ضلع اعظم گڑھ کے بجائے ضلع مئو میں شامل ہے)۔

موضع ''بھیرہ'' اعظم گڑھ شہر سے تقریباً پچیس کلو میٹر پورب، مئو شہر سے ستائیس کلو میٹر پچھّم اور تحصیل محمد آباد گوہنہ سے تین کلو میٹر اتر دریائے ٹونس کے کنارے آباد ہے۔

تعلیم وتربیت:

آبائی وطن بھیرہ ہی میں آپ کی نشو ونما ہوئی اور والدین کریمین کے زیر سایہ آپ نے تربیت پائی، جب تحصیل علم کی عمر ہوئی تو والدہ ماجدہ سے اکتساب علم شروع کیا، پھر درجۂ سوم تک پرائمری تعلیم مدرسہ اسلامیہ رحیمیہ، بھیرہ میں حاصل کی، یہ مدرسہ شاہ رحیم اللہ فاروقی بھیروی علیہ الرحمہ نے ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء میں قائم فرمایا تھا ۔حضرت شاہ صاحب بڑے علم دوست، پختہ سنی مسلمان تھے، ہر جمعرات کو ان کے یہاں میلاد شریف کی محفل منعقد ہوتی اور ہر سال حضرت مخدوم صاحب بھیروی علیہ الرحمہ کا عرس بڑے تزک واحتشام کے ساتھ مناتے تھے، مگر افسوس! ان کے انتقال کے بعد موقع پا کر دیو بندیوں نے اس مدرسہ پر قبضہ کرلیا۔

درجۂ سوم کی تعلیم مکمل کر لینے کے بعد ۴ر ذی قعدہ ۱۳۸۱ھ/ ۸راپریل ۱۹۶۲ء بروز یک شنبہ مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیر آباد، ضلع اعظم گڑھ میں داخلہ لیا اور شعبان ۱۳۸۶ھ/ نومبر ۱۹۶۶ء تک تقریباً پانچ سال بڑے اطمینان وسکون، محنت وجاں فشانی اور پوری دل جمعی کے ساتھ ابتدائی فارسی سے شرح جامی تک کی تعلیم حاصل کی۔

خیر آباد کے بعد مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے ۱۰ر شوال المکرم ۱۳۸۶ھ/ ۲۲ر جنوری ۱۹۶۷ء میں دار العلوم اہل سنت اشرفیہ مصباح العلوم، مبارک پور میں داخلہ لیا اور تقریباً چار سال تک وہاں کے اساطین علم وفن اور وقت کے نامور مدرسین ومحققین سے اکتساب فیض کرتے ہوئے عالمیت وفضیلت کے مقررہ کورس کی تکمیل کی اور ۱۰ر شعبان ۱۳۸۹ھ/ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۶۹ء کی شب میں علما ومشائخ کے ہاتھوں دستار فضیلت سے سرفراز ہوئے۔

دستار فضیلت کے بعد تدریس کے لیے ایک جگہ آئی، والد ماجد نے وہاں جانے کی اجازت دے دی، مگر جب حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کو معلوم ہوا تو انھوں نے روکا اور فرمایا: ''میں اور قیمتی بنانا چاہتا ہوں''۔ اس لیے آپ نے تدریس کا ارادہ ترک کر دیا اور والد ماجد کی اجازت سے پھر شوال ۱۳۸۹ھ/ دسمبر ۱۹۶۹ء سے ربیع الآخر ۱۳۹۰ھ / جون ۱۹۷۰ء تک دار العلوم اشرفیہ مصباح العلوم میں مزید تعلیم حاصل کی۔

آج دنیا کی نگاہیں دیکھ رہی ہیں کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے جیسا فرمایا تھا ، اس سے کہیں زیادہ قیمتی بنا دیا۔

اساتذۂ کرام:

۱۔ حضرت مولانا محمد عمر خیر آبادی۔ ۲۔ حضرت مولانا محمد حنیف مصباحی، مبارک پوری۔ ۳۔ حضرت مولانا محمد سلطان رضوی ادروی۔ ۴۔ حضرت مولانا غلام محمد بھیروی مصباحی۔ ۵۔ حضرت حافظ وقاری نثار احمد، مبارک پوری۔ ۶۔ عالی جناب ماسٹر اسرار احمد خان ادروی۔ ۷۔ عالی جناب ماسٹر محمد رفیق، مبارک پوری۔

(ان حضرات سے آپ نے مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم، خیرآباد میں تعلیم حاصل کی ہے)

۱۔ حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز، محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ، بانی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور۔ ۲۔ حضرت علامہ عبد الرؤف مصباحی بلیاوی علیہ الرحمہ (متوفی ۱۳۹۱ھ)۔ ۳۔ بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان مصباحی، مبارک پوری علیہ الرحمہ۔ ۴۔ حضرت علامہ مظفر حسین، ظفر ادیبی۔ ۵۔ حضرت علامہ محمد شفیع مبارک پوری علیہ الرحمہ (متوفی ۱۴۱۱ھ)۔ ۶۔ حضرت علامہ سید حامد اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ (متوفی ۱۴۲۵ھ)۔ ۷۔ حضرت علامہ قاری محمد یحییٰ، مبارک پوری علیہ الرحمہ (متوفی ۱۴۱۶ھ)۔ ۸۔ حضرت علامہ اسرار احمد مصباحی، لہراوی حفظہ اللہ تعالیٰ۔

(ان حضرات سے آپ نے جامعہ اشرفیہ، مبارک پور میں اکتساب علم وفیض کیا)

اسناد:

سند تجوید وقراءت ☆ سند فضیلت درس نظامی ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء۔ (دار العلوم اہل سنت اشرفیہ مصباح العلوم، مبارک پور) ☆ مولوی ۱۹۶۶ء ☆ عالم ۱۹۶۸ء ☆ فاضل دینیات ۱۹۷۵ء ☆ فاضل ادب ۱۹۷۷ء ☆ فاضل طب ۱۹۸۰ء ☆ منشی ۱۹۸۱ء ☆ منشی کامل ۱۹۸۳ء۔ (عربی و فارسی بورڈ، الہ آباد، اترپردیش)۔

بیعت وارادت:

۲۶ ؍صفر ۱۳۹۳ھ/ یکم اپریل ۱۹۷۳ء، بروز یک شنبہ رضوی دار الافتا، محلہ سوداگران، بریلی شریف میں حضور مفتی اعظم ہند علامہ شاہ مصطفی رضا قادری نوری علیہ الرحمہ کے دست اقدس پر سلسلۂ قادریہ برکاتیہ میں بیعت وارادت سے شرف یاب ہوئے۔

اس کے تقریباً ایک سال بعد ربیع الاول ۱۳۹۴ھ میں حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ سے مبارک پور میں سلسلۂ قادریہ منوریہ معمریہ میں طالب ہوئے۔

شاہ منور علی الہ آبادی علیہ الرحمہ کی عمر شریف ساڑھے پانچ سو سال تھی؛ اس لیے اس سلسلۂ مبارکہ میں حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ سے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک صرف چار واسطے ہیں۔

مجاہد ملت، رئیس الاتقیاء حضرت علامہ حبیب الرحمٰن قادری، اڑیسوی علیہ الرحمہ ۱۳۹۵ھ میں فیض العلوم جمشید پور تشریف لائے اور دلائل الخیرات شریف و جملہ اوراد و وظائف کی سند اجازت عطا فرمائی۔

تدریسی خدمات:

(۱) دارالعلوم فیضیہ نظامیہ، باراہاٹ، اِشی پور، ضلع بھاگل پور۔ ربیع الآخر ۱۳۹۰ھ/ جون ۱۹۷۰ء سے شوال ۱۳۹۱ھ/ نومبر ۱۹۷۱ء تک۔

(۲) مدرسہ فیض العلوم، جمشید پور۔ شوال ۱۳۹۱ھ/ دسمبر ۱۹۷۱ء سے شوال ۱۳۹۶ھ/ اکتوبر ۱۹۷۶ء تک۔

(۳) دارالعلوم ندائے حق، جلال پور، ضلع فیض آباد۔ ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ/ دسمبر ۱۹۷۶ء سے شوال ۱۳۹۸ھ/ ۱۷ر ستمبر ۱۹۷۸ء تک۔

(۴) مدرسہ فیض العلوم، محمد آباد گوہنہ، ضلع اعظم گڑھ (موجودہ ضلع مئو)۔ شوال ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء سے ۸ر شوال ۱۴۰۶ھ/ ۱۶ر جون ۱۹۸۶ء تک۔

(۵) دارالعلوم اہل سنت اشرفیہ مصباح العلوم (جامعہ اشرفیہ) مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ۔ ۹ر شوال ۱۴۰۶ھ/ ۱۷ر جون ۱۹۸۶ء سے یکم رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ/ ۳۰ر جون ۲۰۱۴ء تک۔ (حکومتی قانون کے مطابق آپ کی مدتِ ملازمت مذکورہ تاریخ تک پوری ہوگئی۔ اب آپ اعزازی طور پر جامعہ اشرفیہ میں بعض کتابوں کا درس دیتے ہیں۔)

جامعہ اشرفیہ کے صدر المدرسین و ناظم تعلیمات:

جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ/ اگست ۲۰۰۱ء سے یکم رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ/ ۳۰ر جون ۲۰۱۴ء تک بحیثیت صدر المدرسین (شیخ الجامعہ) آپ نے جامعہ

اشرفیہ، مبارک پور میں نمایاں تدریسی، تعلیمی، تصنیفی اور انتظامی خدمات انجام دیں، پھر جب حکومتی قانون کے مطابق آپ کی مدت ملازمت پوری ہوگئی تو جامعہ اشرفیہ کے ارباب حل وعقد نے آپ کو جامعہ اشرفیہ کے ''ناظم تعلیمات'' کا عہدہ قبول کرنے کی گزارش کی جسے آپ نے منظور فرمالیا، مزید برآں اعزازی طور پر بعض کتابوں کا درس دینے پر بھی راضی ہو گئے ہیں۔

واضح رہے کہ شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ جامعہ اشرفیہ کے ''ناظم تعلیمات'' تھے، ان کے وصال کے بعد یہ عہدہ اب تک خالی تھا، حضور مصباحی صاحب (دام ظلہ علینا) نے اسے قبول فرما کر ایک عظیم خلا پُر کیا ہے۔ فجزاه الله أحسن الجزاء.

قلمی خدمات:

حضرت صدر العلماء مدظلہ العالی کا قرطاس وقلم سے بڑا گہرا ربط ہے، تصنیف وتالیف ان کا محبوب مشغلہ ہے، وہ صرف لکھتے ہی نہیں ہیں بلکہ اپنے تلامذہ اور متعلقین کو لکھنے کا ہنر بھی سکھاتے ہیں، کثرت مصروفیات کے باوجود مختلف انداز سے قلمی خدمات انجام دے رہے ہیں، مثلاً:

(۱) کتب ورسائل کی تصنیف یا خاص موضوعات پر مقالات لکھنا۔ جیسے:

☆ تدوین قرآن ☆ معین العروض والقوافی ☆ حدوث الفتن وجهاد اعيان السنن ☆ مواهب الجليل لتجلية مدارك التنزيل ☆ امام احمد رضا اور تصوف ☆ تنقید معجزات کا علمی محاسبہ ☆ رشتۂ ازدواج اسلام کی نظر میں ☆ امام احمد رضا کی فقہی بصیرت جد الممتار کے آئینہ میں ☆ رسم قرآنی اور اصول کتابت ☆ بیان واحد وجمع ☆ فرائض وآداب متعلم ومعلم ☆ طالبان علوم نبوی سے چند باتیں ☆ جماعت اہل سنت کے تعلیمی وتنظیمی امور ومعاملات ☆ فقہی سیمیناروں کے تین اہم صدارتی خطبے۔ فقاهة الامام احمد رضا بضوء حاشية جد

الممتار علی ردالمحتار. وغیرہ

(۲) معاصرین یا اکابر علما و مشائخ میں کسی کی کتاب پر تقدیم و تقریب لکھنا۔ جیسے: **امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات** ۔از مولانا یٰسین اختر مصباحی، دار القلم، دہلی ☆ **اسلام اور امن عالم** ۔☆ **بزم اولیا**۔☆ **سنت کی آئینی حیثیت** ۔از مولانا بدر القادری مصباحی، اسلامک اکیڈمی، دی ہیگ، ہالینڈ۔☆ **انوار ساطعہ در بیان مولود و فاتحہ مع نظر ثانی و اضافہ ردّ براہین قاطعہ** ۔ از عالم ربانی حضرت مولانا عبد السمیع بے دل سہارن پوری (متوفی ۱۳۱۸ھ)۔☆نصر المقلدین فی جواب "الظفر المبین "۔از حضرت علامہ حافظ و قاری سید شاہ احمد علی بٹالوی علیہ الرحمہ (متوفی ۱۳۴۵ھ/ ۱۹۲۶ء)۔☆الصوارم الہندیہ۔ از مناظر اسلام حضرت مولانا حشمت علی خان قادری علیہ الرحمہ ۔☆ **حیات حافظ ملت** ۔از علامہ بدر القادری مصباحی،، اسلامک اکیڈمی، دی ہیگ، ہالینڈ۔وغیرہ

(۳) اپنے بعض تلامذہ اور متعلقین و متوسلین کی تحریر کردہ کتب و رسائل اور مقالات کی اصلاح و نظر ثانی کرنا۔ جیسے:

امداد اللبیب لافہام التہذیب . (شرح تہذیب جدید) ۔از حضرت مولانا محمد عاقل مصباحی، صدر المدرسین جامعہ قادریہ، رچھا، بریلی ☆ **قواعد الصرف اول** ☆ **مقامات حریری** ۔عربی حاشیہ و اردو ترجمہ۔از حضرت مولانا محمد نظام الدین قادری مصباحی، استاذ دار العلوم علیمیہ، جمدا شاہی، ضلع بستی ۔☆ **قواعد النحو**۔ ☆ **دراسۃ الصرف**۔**حاشیۂ مرقات**۔**حاشیۂ میزان ومنشعب**۔ از مولانا ساجد علی مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور☆ میزان المتربی لدیوان المتنبی۔از مولانا نفیس احمد مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور۔☆ **قواعد املا وانشا**۔از مولانا اختر حسین فیضی مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور۔☆ **المدیح النبوی**۔ عربی حاشیہ، از مولانا ساجد علی مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور۔اردو ترجمہ، از

مولانا نفیس احمد مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور۔ وغیرہ

(۴) کسی کتاب یا رسالہ کا عربی سے اردو، یا اردو سے عربی میں ترجمہ کرنا۔ جیسے:

الکشف شافیا حکم فونو جرافیا (اردو سے عربی)☆ عباب الانوار ان لانکاح بمجرد الاقرار۔(اردو سے عربی)☆ ھبۃ النساء فی تحقیق المصاھرۃ بالزنا۔(اردو سے عربی) فتاویٰ رضویہ۔ جلد اول، سوم، چہارم، نہم کی عربی و فارسی عبارات کا اردو ترجمہ۔ وغیرہ

(۵) کسی بڑے عالم دین کی کتاب کی تحقیق کرنا اور موجودہ تقاضے کے مطابق ترتیب جدید کے ساتھ قوم کے سامنے پیش کرنا۔

(۶) کسی کتاب کی تسہیل اور اسے تعلیقات وحواشی سے آراستہ کرنا۔ وغیرہ

ان سب کی تفصیلات انشاء اللہ ''صدر العلماء علامہ محمد احمد مصباحی اور ان کی حیات وخدمات'' میں پیش کی جائیں گی؛ اس لیے کہ اس مختصر میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔

ارباب علم ودانش کی نظر میں:

شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ، سابق صدر شعبۂ افتا، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور حضرت مصباحی صاحب قبلہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

''قدرت نے انھیں ذہانت وفطانت اور قوتِ حفظ کے ساتھ مطالعہ کا ذوق وشوق بہت زیادہ عطا فرمایا، حفظِ اوقات میں اپنا ثانی نہیں رکھتے، کوئی لمحہ ضائع نہیں ہونے دیتے، ہر وقت مصروف، یہی وجہ ہے کہ جملہ علوم وفنون میں مہارت تامہ رکھتے ہیں، خصوصیت کے ساتھ علم ادب میں اَقران پر فائق ہیں۔

جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے، ہندوستان میں رضویات کا ان جیسا کوئی واقف کار نہیں، ان سب پر مستزاد یہ کہ انتہائی متواضع، منکسر مزاج، قناعت پسند،

زاہد صفت بزرگ ہیں۔ شریعت کے پابند، شبہات تک سے بچنے والے، تقویٰ شعار فرد، صاحب تصانیف دانش ور۔...... میں خود جن چند علما سے متاثر ہوں ان میں آپ کی شخصیت نمایاں ہے''۔ (امام احمد رضا کی فقہی بصیرت، جَدّ الممتار کے آئینے میں ،ص ۱۸و۱۱، المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی، پاکستانی فرماتے ہیں:

''وہ (حضرت علامہ محمد احمد مصباحی) محقق بھی ہیں، مصنف بھی ہیں، مدرس بھی ہیں، مقرر بھی ہیں اور قلم کار بھی، ان کی کئی نگارشات منظر عام پر آچکی ہیں جس سے ان کے تبحر علمی، دینی وفقہی بصیرت اور دقت نظر کا اندازہ ہوتا ہے۔ فاضل موصوف سے راقم کا برسوں سے غائبانہ تعارف ہے، لیکن اب یہ کیفیت ہوگئی ہے۔ ع

اے غائب از نظر کہ شدی ہم نشینِ دل

راقم فاضل ممدوح کی عنایات ونوازشاتِ پیہم کا تہِ دل سے ممنون ہے اوران کے خلوص وللّٰہیت ،عاجزی وانکساری سے متاثر۔ یہ خوبیاں علما میں عنقا ہوتی جارہی ہیں''۔(ایضاص ۲۱)

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ، ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور وناظم تنظیم المدارس، پاکستان اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

''جدالممتار کی صورت میں گراں قدر علمی تحفہ موصول ہوا۔ کثیرا لانواع مصروفیات کے باوجود آپ نے جس تعمق ،دقتِ نظر، لگن اور خلوص سے یہ خدمت سر انجام دی ہے، وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ جو کام کئی لوگوں نے مرحلہ وار کئی سالوں میں کرنے تھے وہ اکیلے آپ نے پہلی اشاعت میں مکمل کردیے اور مختصر حاشیۂ جد الممتار کی آپ نے ایک مستقل اور مبسوط ایسی شرح تیار کردی ہے جس میں تنویر ،درمختار، شامی کے ساتھ متعلقہ مسائل پر اعلیٰ حضرت کی دیگر تحقیقات کے علاوہ آپ نے افادات، توضیحات اور تلخیصات کو اس میں سمودیا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ.

تقدیم میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر قائم کردہ پندرہ عنوانات کی تقریب کے سلسلہ میں تعدد شواہد، پھر شواہد میں دقیق الفہم مسائل کا انتخاب آپ کی علمی مردانگی کی دلیل ہے؛ کہ سہل انگاری کے بجائے جراءت و بہادری سے مشکل میدان میں اتر کر مسائل کو دعوت مبارزت دی گئی ہے۔ سبحان الذی خصّك وخبأ لك لهذا العمل الشريف . (ماہنامہ اشرفیہ، مبارک پور کا صدر الشریعہ نمبر، اکتوبر، نومبر ۱۹۹۵ء، ص ۲۶۲)

اوصافِ حمیدہ:

حضرت مصباحی صاحب قبلہ کے اوصاف وکمالات اور ان کے فضائل ومحاسن کے ذکر اور واقعات وشواہد سے اسے مزین کرنے کے لیے ایک طویل دفتر درکار ہے، اور یہاں صفحات کا دامن بہت تنگ ہے؛ اس لیے ہم ان کے اوصاف وکمالات کا انتہائی قریب سے مشاہدہ کرنے والے ایک عالم ربانی حضرت مولانا عبد الغفار اعظمی کے تاثرات ان ہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں:

''آپ کے اوصافِ حمیدہ اور خصائلِ جمیلہ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ خلوص وایثار، جود وکرم، امانت ودیانت، تقویٰ وپرہیزگاری، احساسِ ذمہ داری، خود اعتمادی وخودداری، عہد وپیمان میں پختگی، حفظِ اوقات، جماعت کی پابندی، اوراد ووظائف اور سنن ونوافل پر استقامت، کاموں میں سرعت، تحریر میں فصاحت، زبان وبیان میں بلاغت، تقریر میں اختصار وجامعیت، علوم وفنون میں مہارت، مسائل میں باریک بینی ونکتہ سنجی، معانی میں گہرائی وگیرائی، ظاہر وباطن میں یکسانیت، دین داروں سے محبت، بے دینوں سے نفرت، بدمذہبوں سے اجتناب، بزرگوں کا احترام، اکابر کا ادب، اصاغر پر شفقت، مقدمات کے فیصلے میں دور بینی، ہمت وشجاعت، حق گوئی وبے باکی، رعب ودبدبہ، عالمانہ وقار، نظم ونسق میں کمال، افہام وتفہیم کا ملکہ، بے لوث خدمات کا جذبہ اور اعمال وکردار کے اعلیٰ نمونے جو یہاں دیکھے،

کم دیکھنے میں آئے‘‘۔(فتنوں کا ظہور، تعارف مصنف، ص ۱۳)

مشائخ مارہرہ سے ربط وتعلق:

یہ کوئی ۱۹۸۸ء کا واقعہ ہے جب پہلی بار صدر العلماء حضرت علامہ محمد احمد مصباحی، شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کے ساتھ مارہرہ شریف عرس قاسمی کے موقع پر حاضر ہوئے، پھر تو اس کے بعد مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے ساتھ مارہرہ شریف آنے جانے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

۱۲رستمبر ۱۹۹۵ء بروز پیر احسن العلماء حضرت سید مصطفیٰ حیدر حسن میاں صاحب قبلہ، سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف کا وصال ہوا تو اس وقت بھی آپ شارح بخاری علیہ الرحمہ کے ساتھ نماز جنازہ میں شرکت کے لیے مارہ شریف حاضر ہوئے۔

جب امین ملت ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی دام ظلہ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا تو اس وقت مصباحی صاحب موصوف نے جو تعزیتی خط ارسال فرمایا اس کی سطر سطر، بلکہ لفظ لفظ سے بے پناہ عقیدت ومحبت کے چشمے ابلتے معلوم ہوتے ہیں۔اور نماز جنازہ میں شریک نہ ہو پانے پر قلق واضطراب کا ذکر بھی ہے۔فرماتے ہیں:

’’وقت کی قلت، موسم سرما کی شدت، ذرائع کی دشواری اور اپنی کمزوری کے باعث شرکتِ جنازہ سے محرومی رہی، جس پر افسوس ہمیشہ رہے گا اور ندامت بھی‘‘۔

خانوادۂ برکاتیہ سے اجازت وخلافت:

۳۰راکتوبر ۲۰۱۰ء، بموقع عرس قاسمی امین ملت ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی دام ظلہ، سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ شریف نے حضرت مصباحی صاحب قبلہ کو سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ کی اجازت وخلافت عطا فرمائی اور عرسِ مقدس کے مجمع عام میں اس کا اعلان بھی فرمایا۔اور اسی مجمع میں آپ کے عظیم الشان کارناموں کے اعتراف میں اراکین آستانۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ کی جانب سے ’’سپاس نامہ‘‘ بھی پیش کیا گیا۔اس کی چند سطریں درج ذیل ہیں:

''حضرت والا جہاں ایک متبحر عالم، باکمال مدرس، صاحب طرز نثر نگار اور بلند پایہ محقق ہیں وہیں دین وسنیت کے بے لوث خادم اور اخلاص وایثار کے سچے آئینہ دار ہیں۔ آپ کی علمی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے جس کا احاطہ دشوار ہے۔ خدمات کا یک طویل سلسلہ ہے جن میں کچھ تو ایسی ہیں جن سے اہل نظر بخوبی واقف ہیں، مگر ان ہی کی تہ میں بہت سی ایسی خدمات بھی ہیں جو عام نگاہوں سے پوشیدہ ہیں جب کہ وہ آپ کی مخلصانہ جدوجہد، جفاکشی اور عرق ریزی کا نتیجہ ہیں۔

صاحب رائے، اپنی دنیا میں مگن، وقت کے قدردان، تحقیقی نظر اور تعمیری فکر کے حامل، کم گو اور بسیار جو۔ یہ تمام صفات آپ کی شخصیت میں مجتمع ہوکر آپ کو ہزاروں سے ممتاز اور نمایاں کر دیتی ہیں''۔

خانقاہ برکاتیہ کے بارے میں ان کا تاثر:

خانقاہِ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ کے بارے میں صدر العلماء حضرت علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

''اس خانقاہ سے نسبت کو ہمارے اکابر نے سرمایۂ افتخار سمجھا ہے۔ اس کی عظمت وجلالت سے آگاہ وخبردار کرنے کے لیے امام عشق ومحبت امام احمد رضا قدس سرہ کی یہ صدا برابر کانوں میں گونجتی رہی ہے۔

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا　　　بول بالے مری سرکاروں کے

الحمدللہ! اس خاندان اور اس خانقاہ میں بذل وسخا اور جود وعطا کی شان آج بھی نمایاں ہے۔ مختلف افراد، اداروں اور تنظیموں کے ساتھ عنایات کا سلسلہ اگر کوئی باخبر صاحب قلم جمع کرے تو یہ ایک چشم کشا، سبق آموز اور حیرت انگیز باب ہوگا۔

لیکن ان نوازشات کے پیچھے جماعت کی سربلندی، دینی، علمی اور ملی کاموں کے فروغ، اچھے کام کرنے والوں کی ہمت افزائی، ان کی تقویت اور کار خیر میں پرخلوص تعاون کا جو ناقابل شکست اور عبرت انگیز جذبہ کارفرما ہے وہ نگاہوں سے کبھی

اوجھل نہیں ہونا چاہیے۔ یہی وہ نایاب یا نادر و کمیاب جوہر ہے جو ہمارے کریموں کا مقام بلند سے بلند تر کر دیتا ہے۔ (یہ تاثرات مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور کے بیسوں فقہی سیمینار، منعقدہ ۶، ۷۔ ۸ / رجب ۱۴۳۴ھ، مطابق ۱۷، ۱۸، ۱۹ / مئی ۲۰۱۳ء، بمقام جامعہ البرکات، علی گڑھ کے خطبۂ صدارت سے اختصار کے ساتھ نقل کیے گئے ہیں)

ساجد علی مصباحی۔ استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ

۵ / ذی قعدہ ۱۴۳۵ھ / یکم ستمبر ۲۰۱۴ء۔ دوشنبہ